شذرات

پاکستان میں عرصہ دراز سے رویت ہلال کے لئے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا انتظام چلا آرہا ہے۔ یہ کمیٹی ملک کے لئے شرعی ثبوت کے بعد رویت ہلال کا اعلان کرتی ہے۔ اسی طرح سال کے مختلف عبادت کے دنوں کا تقرر بھی ہوتا ہے، اس مرکزی کمیٹی کے علاوہ ہر ضلع میں ایک زونل کمیٹی ہوتی ہے۔ جو ضلع کے افسر ڈی سی کے تعاون سے کام کرتی ہے۔ مرکزی یا زونل کمیٹی میں حکومت مذہبی امور اپنے صوابدید سے مختلف مسلک کے علماء کو بطور ممبر نامزد کرتی ہے اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ممبران ہر تین سال میں اپنا ایک صدر مرکزی ممبروں سے منتخب کرتے ہیں۔ اس میں حکومت کی طرف سے کوئی دست اندازی نہیں ہوتی۔ چیئرمین کا انتخاب ممبروں کی اپنی مرضی اور صوابدید پر منحصر ہے۔

دیکھا یہ گیا ہے کہ پاکستان میں مختلف مسلکوں کے لوگ آباد ہیں۔ اسی طرح ان کے علماء بھی متعدد فرقوں اور مسلکوں میں بٹے ہوئے ہیں لہذا لامحالہ مرکزی رویت ہلال کے فیصلوں پر ملک کے عوام یا علماء کی طرف سے تنقید بھی ہوتی رہتی ہے، لیکن بدقسمتی سے یہ تنقید اور اختلاف تعصب کی حد کو پہنچ جاتا ہے جو ملک کے لئے بے حد نقصان دہ ہے۔

عام طور پر یہ مرکزی رویت ہلال کے ممبروں میں بڑی یگانگت اور اتحاد پایا جاتا ہے، لیکن مسالک کے اختلاف کی وجہ سے کبھی مسئلوں میں باہمی بحث بھی شروع ہوجاتی ہے۔ اس سے اعلان میں کبھی کبھی دیر بھی ہوجاتی ہے۔ یہ صورت کبھی کبھار پیش آتی ہے ورنہ جملہ فیصلے اتحاد کی صورت میں ہوتے ہیں۔

اعلان میں تاخیر کا اصل سبب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں ملک کے جملہ اضلاع کی زونل کمیٹیوں سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کرنا ہوتا ہے، اس لئے لامحالہ مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں مرکزی کمیٹی کو احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تو اعلان کریں کہ چاند کہیں بھی دیکھنے میں نہیں آیا لیکن واقع میں ایسا نہ ہو اس جملہ اضلاعی کمیٹیوں سے تصدیق کرنی پڑتی ہے اور یہ ایسی بات نہیں کہ اس کو درگذر کیا جائے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دیری کے سبب کو اگر عوام محسوس

نہ کریں تو حضرات علماء تو سمجھ سکتے ہیں لیکن بسا اوقات سیاسی اختلافات یا مسلک کے اختلاف کی وجہ سے آنکھوں پر تعصب کی پٹیاں آجاتی ہیں اور وہ بھی تنقید کر دیتے ہیں جو افسوس کی بات ہے۔

ہم نے عالم اسلام کے دوسرے ملکوں کو بھی دیکھا ہے اور وہاں جو رویت ہلال کا نظام ہے اس کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ عرب یعنی سعودی عربیہ میں وہاں کی حکومت کے مسلک مطابق حنبلی علماء کی ایک مرکزی کمیٹی ہے جو رویت ہلال کا اعلان کرتی ہے ایک مرتبہ تو اس کا صدر ایک نابینا عالم تھا۔ جو بلاشبہ علمی لحاظ سے بلند پایہ کا عالم تھا۔ وہاں کسی کو لب کشائی کی جرات نہیں ہوتی ۱۹۶۳ء میں مجھے حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذوالحج ماہ کی دو یا تین تاریخ تھی، لیکن حکومت کی طرف سے کوئی اعلان نہ ہوا تھا۔ میں نے عرب کے اعلم علامہ علوی مالکی مرحوم سے پوچھا کہ حضرت حج کس دن کو ہوگا؟ کیونکہ جمعہ کے دن کا حج پڑتا لیکن علامہ علوی صاحب نے سختی سے پوچھنے پر منع فرمایا اور کہا کہ یہ حکومت کی کمیٹی کا فریضہ ہے وہ خود بخود ایسا اعلان کرے گی ہمارا کیا تعلق؟ یہی صورت ایران میں بھی ہے کہ وہاں اہلسنت کے علما کی رائے کو کوئی دخل نہیں اور نہ وہ ایسا اظہار کر سکتے ہیں۔ جس طرح عربستان میں حنفی، شافعی، مالکی اور اثنا عشری علما خاموش رہتے ہیں اسی طرح ایران میں بھی ہے مصر اور دوسرے ممالک میں بھی اسی طرح ہوتا رہتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ ہمارے ملک میں جمہوریت کی برکت ہے کہ سب کی رائے کو وزن دیا جاتا ہے اور مختلف مسلک کے ممبران لئے جاتے ہیں حالانکہ یہاں حضرات احناف کی کثرت ہے۔ لیکن ہمیں آزادی فکر اور رائے کے بہانے انتشار پیدا کرنا نہ چاہیئے ویسے بھی کئی دوسرے مسائل ہیں جو انتشار کا باعث بن رہے ہیں۔ کم سے کم مذہب کے نام پر تو انتشار سے احتراز کیا جائے تو اچھا ہے۔

اس سال کے رمضان شریف کے چاند میں شرعی ثبوت دیر سے ملنے پر اطلاع دینے میں کچھ تاخیر ہوئی۔ اس کے بعد پھر اخبارات میں اعتراضات کا سلسلہ شروع ہو گیا حالانکہ اس قسم کی تاخیر پہلے بھی ہوتی رہی ہے۔

اصل بات اس طرح ہے کہ ملک میں مطلع ابر آلود تھا۔ بڑی دیر سے پشاور زونل کمیٹی سے اطلاع موصول ہوئی کہ ایک ثقہ شاہد کی خبر پر رویت ہلال کی فتوی مقامی کمیٹی نے دی ہے جو بڑے بڑے علما پر مشتمل تھی۔ ایک ممبر صاحب جو شیعہ مسلک کا تھا اس نے اتفاق نہیں کیا۔ ہمارے ہاں بھی اسی مسلک کے حاملین نے اختلاف کیا۔ اہل حدیث والے حضرات نہ معلوم کیوں ان سے مل گئے۔ لہٰذا حنفی مذہب پر رویت ہلال کا فتویٰ دیا گیا۔ اس میں بھی چیئرمین براہ راست انوال نہیں ہوتا۔ اکثریت کی فتویٰ اور

رائے ہوتی ہے پھر تو زمین و آسمان ایک ہوگیا۔ ایک فروعی مسئلہ کے اختلاف سے اتنا نزاع کھڑا ہوگیا کہ کافی دنوں تک یہ بحث چھڑی رہی اور جب بجٹ کا مسئلہ سامنے آیا تو رویت ہلال کو چھٹی مل گئی۔ یہ سب کچھ ملکی آزادی کی وجہ سے ہے اور جمہوریت کی برکت ہے کہ جس کو جو جی میں آجائے وہ کہہ دے۔

شوال کے چاند کا مدار بھی رمضان شریف کے چاند پر تھا جب مرکزی رویت ہلال کمیٹی کو کوئی شرعی ثبوت نہیں ملا اور خود پشاور کی وہ مقامی کمیٹی جو ہمارے ساتھ تعاون کرتی ہے اس سے بھی وقت پر وہی ابر آلود مطلع کی اطلاع ملی تب شریعت حقہ کے مطابق تیس دن کے تعداد پر عید کا فیصلہ ہوا اور میں نے سندھ کے عظیم فقیہ اور محدث مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے حوالے سے اپنے فیصلے کی تائید میں ایک تحریر بھی پیش کی جس پر ہمارے ممبروں نے اتفاق فرمایا اور یہ مسئلہ بخیر و خوبی اسی طرح ختم ہوگیا۔

الاستفتاء

ما هو جواب الفقهاء والعلماء فی مسألة اذا صام المسلمون بشهادة الواحد العدل فی یوم الغیم علی لجنة رویة الهلال المرکزیة الموظفة من جانب الحکومة للمسلمین ولم یروا هلال شوال فی ثلاثین هل یفطرون او لا یفطرون؟

الجواب هو الملهم للصواب: انهم یفطرون ویقیمون عید الفطر کذا اجاب به قاضی القضاة لبلاد السند عصری الشاه ولی الله، المحدث والفقیه المخدوم محمد هاشم التتوی السندی وهو اقدم بکثیر عن العلامة ابن عابدین الشامی - قال فی فتاواه المعروفة بالبیاض الهاشمی الخطیة فی الجزء الثانی علی الورق الخطی ص۲۷۸ اذا صاموا بشهادة الواحد واکملوا ثلاثین یوما ولم یروا هلال شوال لا یفطرون فیما روی الحسن عن ابی حنیفة لا احتیاط. وعن محمد رح انهم یفطرون کذا فی التبیین. وفی غایة البیان قول محمد اصح کذا فی النهر الفائق. قال شمس الائمة الحلوائی:۔ هذا الاختلاف فیما اذا لم یروا هلال شوال والسماء مصحیة فاما اذا کانت متغیمة فانهم یفطرون بلا خلاف کذا فی الذخیرة وهو الاشبه هکذا فی التبیین قلت: وقد صح ان النبی صلی الله علیه وسلم قبل شهادة الواحد فی رؤیة هلال رمضان بینهم اصحاب السنن الاربعة هذا ما ظهر لی فی هذا الباب والله اعلم بالصواب

کتبه بنانه ابو سعید غلام مصطفی القاسمی غفرله